Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۸/۴۳ | ۱۶ ہجرت ۱۳۳۳ ہش ÷ ۱۶ مئی ۱۹۵۴ء | نمبر ۵۳

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت

ربوہ ۱۵ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل نقرس کی تکلیف میں کمی رہی۔ اور طبیعت بہتر رہی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی طرف سے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے مستعفی ہونے کی تردید

وزیر خارجہ پاکستان مصر کے دو روزہ دورے پر قاہرہ تشریف لے گئے ہیں

مصری قائدین اور وزراء سے آپ کی اہم ملاقاتیں۔ آپ آج کراچی واپس پہنچ جائیں گے۔

کراچی ۱۵ مئی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے مستعفی ہونے کی خبر کی تردید کر دی ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ خبر جو کراچی کے بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جھوٹی ہے۔ یاد رہے۔ کراچی کے بعض اخبارات کے علاوہ لاہور کے انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز نے بھی یہ خبر شائع کی تھی۔ جس کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ اخبار نے اپنے نامہ نگار مقیم کراچی کے حوالہ سے لکھا تھا۔ کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا استعفیٰ جو انہوں نے چند روز پہلے دیا تھا۔ جمعرات کی شب کو منظور کر لیا گیا ہے۔

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں مصر کے دو روزہ دورہ پر قاہرہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کل بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے قاہرہ پہنچے۔ آج آپ نے مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی سے ملاقات کی۔ بعد میں آپ قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم سے ملے۔ آج وہ مصر کے صدر جنرل نجیب اور وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر سے بھی ملنے والے تھے۔ مصر میں پاکستانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بیان کیا ہے۔ کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کل کراچی واپس پہنچ جائیں گے

لاہور میں درآمد کئے ہوئے کپڑے کی تقسیم عید الفطر سے پہلے شروع ہو جائیگی

اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ کروڑوں روپے کی گندم گوداموں میں خراب ہو گئی ہے

لاہور ۱۵ مئی۔ حکومت پنجاب کے فوڈ سکرٹری مسٹر ایس۔ آئی۔ حق نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ لاہور میں درآمد کئے ہوئے کپڑے کی تقسیم عید الفطر سے پہلے شروع ہو جائیگی۔ آپ نے بتایا کپڑے کی پہلی کھیپ کراچی سے لاہور پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ آج کل خوردہ فروشوں کے ذریعہ کپڑے کو عوام تک پہنچانے کے انتظامات تیزی سے مکمل کئے جا رہے ہیں۔ جس کے بعد عام فروخت جلد ہی شروع ہو جائیگی۔ خوراک کی صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بعض اخبارات میں شائع شدہ اس خبر کی پر زور تردید کی۔ کہ ۹ کروڑ روپے کی گندم گوداموں میں پڑی پڑی خراب ہو گئی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ ذخیرہ کرنے کے جلد انتظامات نہایت تسلی بخش ہیں۔ اس بارے میں جس قدر احتیاط سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس کے پیش نظر گندم کے ضائع ہونے کا قطعاً کوئی احتمال نہیں ہے۔ آپ نے اس خبر کو بھی غلط بتایا۔ کہ بعض علاقوں میں حکومت کی طرف سے اڑھائی سال پرانی گندم مہیا کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر ہمارے پاس اڑھائی سال سے گندم محفوظ چلی آ رہی ہے۔ تو پھر ہمیں گذشتہ سالوں میں امریکہ اور دوسرے ممالک سے گیہوں درآمد کرنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ آج کل جو آٹا مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس میں آدھی امریکی گندم اور آدھی دیسی گندم ہوتی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ امریکی گندم کا موجودہ سٹاک تین ماہ کے اندر اندر ختم ہو جائے گا۔

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۱۵ مئی۔ آج صبح دستور ساز اسمبلی میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی ان سفارشات پر عام بحث شروع ہوئی۔ جن میں آئین میں ترمیم کرنے کے طریق کار بیان کئے گئے ہیں۔ ابھی بحث جاری ہی تھی۔ کہ اسمبلی کا اجلاس جمعرات تک ملتوی ہو گیا۔

* مسٹر بیڈل سمتھ نے لاؤس اور تھائی لینڈ کے وزرائے خارجہ سے بھی ملاقات کی۔

مولوٹوف کی تجاویز کے بارہ میں مغربی طاقتوں کا غور و خوض

جنیوا ۱۵ مئی۔ آج جنیوا میں ہند چینی میں جنگ کرنے کے متعلق روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف کی تجویزوں کے بارہ میں تین مغربی طاقتوں کے نمائندوں کی ملاقات ہوئی۔ نیز امریکہ کے مندوب اعلیٰ ...

مشرقی بنگال کابینہ کے دس نئے وزیروں نے حلف اٹھا لیا

ڈھاکہ ۱۵ مئی۔ آج صبح ڈھاکہ میں فضل الحق کابینہ کے دس نئے وزیروں نے گورنر چوہدری خلیق الزماں کے سامنے حلف اٹھایا۔ حلف اٹھانے کی رسم تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو وزیر اعلیٰ مسٹر فضل الحق نے کی۔ بعد میں وزیر اعلیٰ نے نئے وزیروں کا گورنر سے تعارف کرایا۔ اب مشرقی بنگال کی کابینہ چودہ وزیروں پر مشتمل ہے۔ بعد میں چھ وزیر اور لئے جائیں گے۔ جن میں اقلیتی نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

نرائن گنج کے قریب آدم جی جوٹ ملز میں زبردست بلوہ ہو گیا

ڈھاکہ ۱۵ مئی۔ آج نرائن گنج کے قریب آدم جی جوٹ ملز میں زبردست بلوہ ہو گیا۔ جس میں کچھ لوگ ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں اور ہلاک شدگان کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ کئی مکانات کو بھی آگ لگا دی گئی۔ بلوہ کل شام شروع ہوا تھا۔ لیکن رات کو دب گیا۔ آج صبح پھر شروع ہو گیا۔ وزیر اعلیٰ مسٹر فضل الحق اور دوسرے وزراء جنہوں نے آج حلف اٹھایا تھا۔ فوراً موقعہ واردات پر پہنچ گئے۔

لیسٹر شائر میں کرکٹ میچ

لندن ۱۵ مئی۔ آج لیسٹر شائر میں پاکستانی اور لیسٹر شائر کی کرکٹ ٹیموں کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ پاکستانی ٹیم نے پہلے کھیلنا شروع کیا۔ لنچ کے وقت تک اس نے ۱۰۸ رن بنائے تھے اور اس کے دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔

امریکی فوجی مشن نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی

واشنگٹن ۱۵ مئی۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے واشنگٹن سے خبر دی ہے۔ کہ پچھلے دنوں جو فوجی وفد پاکستان کی فوجی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے یہاں آیا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ حکومت امریکہ کو پیش کر دی ہے۔

یہ وفد پچھلے دنوں یہ معلوم کرنے پاکستان آیا تھا۔ کہ اسے کتنی اور کس نوعیت کی فوجی امداد کی ضرورت ہے

ہند چینی کی جنگ میں فوجی مداخلت کی جائے

فرانس کی امریکہ سے درخواست

پیرس ۱۵ مئی۔ فرانس نے امریکہ سے ہند چینی کی جنگ میں فوجی مداخلت کی درخواست کی ہے۔ دونوں حکومتوں کی بات چیت جاری ہے۔ آج پیرس میں فرانسیسی وزیر اعظم مسٹر لانیل نے امریکی سفیر سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ فرانس سے ان شرطوں پر بات چیت کر رہا ہے۔ جو ہند چینی میں امریکہ کی فوجی مداخلت سے پہلے پوری کی جائیں گی۔

فرانسیسی زخمیوں کو لانیوالا ہیلی کوپٹر لاپتہ

ہنوئی ۱۵ مئی۔ ڈین بن فو سے جو ہیلی کوپٹر فرانسیسی زخمی فوجیوں کو لا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک لاپتہ ہے۔ اس میں فرانسیسی میڈیکل مشن کے لیڈر بھی تھے۔ آنزان فرانس پریس نے خبر دی ہے۔ کہ یہ ہیلی کوپٹر موسم کی خرابی کی وجہ سے ڈین بن فو کے ہوائی اڈہ سے ہی روانہ نہ ہو سکا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اذان اور سحری کے درمیان وقفہ

عن زیدؓ بن ثابت قال تسحّرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ثم قمنا الی الصلوٰۃ قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین اٰیۃ ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز کی طرف گئے۔ میں نے کہا اذان اور سحری کھانے کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اندازاً اتنا وقت جس میں پچاس آیتیں پڑھی جا سکیں ۔

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری تا اپریل ۱۹۵۶ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مانسہرہ کیمپ

ایم نیاز احمد صاحب عارف — پریذیڈنٹ
فقیر محمد صاحب — سکرٹری مال و محاسب
نیاز محمد صاحب — سیکرٹری تعلیم و تربیت
" — وائس پریذیڈنٹ
میاں ابراہیم صاحب — سیکرٹری تبلیغ
ناظم الدین صاحب — آمین
مولوی محمد عبداللہ صاحب — جنرل سکرٹری

محمودہ ضلع اٹک

ملک حیات بخش صاحب — پریذیڈنٹ
محبوب عالم صاحب — سیکرٹری تبلیغ
میراں بخش صاحب — " مال
عبدالہادی صاحب — " تعلیم و تربیت

منڈوال ضلع کیمبل پور

ملک فتح خاں صاحب — پریذیڈنٹ
محمد نواز صاحب — سیکرٹری مال و امور عامہ
ملک اولیاء خاں — " تبلیغ

داہ چھپاؤنی ضلع کیمبلپور

چوہدری جلال الدین صاحب — پریذیڈنٹ
رشید احمد خانصاحب — نائب پریذیڈنٹ
شیخ فضل الحق صاحب — سیکرٹری مال
حبیب اللہ خاں صاحب لودھی — " تعلیم و تربیت

ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

محمد بخش صاحب — پریذیڈنٹ و سکرٹری امور عامہ
بابو صلاح الدین صاحب
منشی غلام حیدر خانصاحب — سیکرٹری تعلیم و تربیت
" — " دعوت و تبلیغ

ڈیرہ اسماعیل خاں

ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب — پریذیڈنٹ
مرزا منظور احمد صاحب — سکرٹری تعلیم و تربیت
اللہ داد خانصاحب علوی — " امور عامہ
منشی محمد صدیق صاحب — " مال
ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب — آمین

بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں

حاجی عبدالقادر صاحب — پریذیڈنٹ و آمین
واحد بخش صاحب رند — سیکرٹری مال محاسب

بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں

سردار حاجی غلام حیدر خانصاحب — پریذیڈنٹ امین
سردار امام بخش صاحب — سیکرٹری مال و محاسب

چوہڑہ کوٹ ضلع ڈیرہ غازیخاں

حاجی ریحان خانصاحب — پریذیڈنٹ و امین
جلو خاں صاحب — سیکرٹری مال و محاسب

ڈیرہ غازی خاں

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر — پریذیڈنٹ
میاں عبدالرحمٰن صاحب — سیکرٹری تبلیغ
" — " امور عامہ
سید محمود اللہ شاہ صاحب — " تعلیم و تربیت
میاں عبدالرب صاحب — " ضیافت
چوہدری عبدالوحید خانصاحب — آڈیٹر
میاں خیر محمد صاحب دوکاندار — امین

لنڈن شادن ضلع ڈیرہ غازیخاں

غلام حیدر خانصاحب — پریذیڈنٹ و امین
رشید احمد خانصاحب دوکاندار — سیکرٹری مال و محاسب
کرم داد خان — " امور عامہ

کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں

حکیم مولوی محمد زماں صاحب — پریذیڈنٹ
سردار محمد اعظم خانصاحب — سیکرٹری مال
سردار غلام قادر خانصاحب — " تبلیغ

گگل گموٹو ضلع ڈیرہ غازیخاں

پیرن خانصاحب — پریذیڈنٹ و امین
مرید احمد خاں صاحب — سیکرٹری مال محاسب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرمایا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص۷)

انیس سالہ حساب ضرور دریافت کریں

تحریک جدید کے دور اول کے مجاہدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ معلوم کرکے اپنی تسلی کرلیں کہ ان کا نام فہرست انیس سالہ میں اندراج پاگیا ہے یا بقایا کی وجہ سے کوئی کمی ہے۔ یا وہ اپنا بقایا ادا کرکے سبکدوش ہوں۔ بعض احباب دریافت ہوئے صرف اتنا لکھتے ہیں کہ ہم انیس سال ادا کر چکے ہیں۔ حساب بھیجا جائے۔ یہ کافی نہیں۔ چاہیئے کہ ہر دوست جو اپنا انیس سالہ حساب دفتر سے دریافت کرے۔ اسے یہ بتانا چاہیئے کہ پہلے دس سال میں سے دسویں سال کا چندہ کہاں سے وعدہ کیا تھا۔ یہ دس سالہ حساب دس دیں سال کے رجسٹر میں بنایا ہوا ہے۔ اور اس کا حضور کا سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا تھا۔ اس کے بعد گیارھویں سال سے انیسویں سال تک کا چندہ کہاں کہاں سے وعدہ کیا تھا تا الگ الگ سال کے نو رجسٹروں سے حساب بنا کر جواب دیا جائے۔ نیز اگر کسی نے اپنا بقایا ادا کیا ہو۔ تو مزید پڑتال کے لئے دفتر محاسب کی رسید کا نمبر و تاریخ دیں۔ مقامی رسید کا حوالہ کافی نہیں۔

پس احباب حساب ضرور دریافت فرماویں مگر مذکورہ بالا تفصیل بھی لکھا کریں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا:۔ میری والدہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سے بخار ہو جاتا ہے لیکن اب دو تین دن سے افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد لاہور دارالسلام نگر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۶ ہجرت ۱۳۳۳ ہش

ضروریاتِ زندگی

گو ملک میں با نظام حکومت کے قیام کا بنیادی مقصد ملک میں قیام امن ہوتا ہے۔ ایسی حکومت ملک میں قوانین کے مطابق جن کو وہ ملک میں نافذ کرتی ہے۔ ملک کے شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اس کو اختیار ہوتا ہے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قانون سے مقررہ سزا دے۔ تاکہ ایک شہری دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔

یہ سادہ مقصد ہے جس کے لئے حکومت کا نظام قائم کیا جاتا ہے۔ مگر اسی مقصد کے حصول کے لئے حکومت کو بہت سے ایسے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ جن کا براہ راست تعلق جرائم کی سزا سے نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ کام نہ کئے جائیں تو ملک میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے آجکل حکومت کے ذمہ بہت سے پیچ در پیچ کام ہیں۔ جن میں سے ایک بہت بڑا کام شہریوں کی ضروریات زندگی کی بہم رسانی کے لئے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔

جس کو کسی مہذب ملک کی حکومت نظر انداز نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اگر شہریوں کی ضروریات زندگی میں توازن نہ ہو۔ تو ملک میں بے چینی اور بدامنی پیدا ہونے کا اندیشہ لاحق رہتا ہے اس لئے جو حکومت چاہتی ہے کہ وہ ملک میں امن کی فضا قائم رکھے۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ ضروریات زندگی میں سے کم از کم اولین ضروریات روٹی اور کپڑے کی بہم رسانی کیطرف اپنی خاص توجہ مبذول کرے۔

زمانہ حال میں جتنے خطرناک انقلابات دنیا میں ہوئے ہیں۔ ان کی دوسری وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن بظاہر روٹی کپڑے کے سوال پر ہی ان کی بنیاد رکھی جاتی رہی ہے۔ اور انقلاب کے لیڈر خواہ اپنی ذاتی منفعت کے لئے ہی ملک میں بدامنی پھیلانے کے لئے کیوں نہ اٹھے ہوں۔ وہ روٹی اور کپڑے کے سوال ہی کو عوام کو مشتعل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ موجودہ مغربی تحریکوں میں یہی سوال اہم ترین سوال ہوتا ہے۔ اشتراکیت، نسلائیت وغیرہ تحریکیں اسی چشمہ سے سیراب ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ عام آدمی سب سے پہلے پیٹ اور جسم کے خیال سے بالا نہیں ہوتا۔ اس لئے لیڈر لوگ ان کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اپنے پروپیگنڈا کی مشین کو چلانے میں اہم ضروریات زندگی کے سوال کو ہی استعمال کرتے ہیں۔

اس لحاظ سے جو حکومت ملک میں قیام امن کی خواہشمند ہوتی ہے۔ وہ عوام کی ضروریات زندگی کی بہم رسانی میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں پیدا کرنے کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتی اور اگر وہ چاہتی ہے۔ کہ ملک میں بدامنی اور انارکی نہ پھیلے۔ تو اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ ہر شہری کے لئے روٹی کپڑے کے حصول کے لئے پورا پورا انتظام کرے۔ اور ایسے ادارے اور محکمے بنائے۔ جو کہ خوراک اور لباس کے ذرائع کو نہ صرف مسدود ہونے دے بلکہ ملک کی ضروریات کے مطابق انہیں وسیع سے وسیع تر کرتی چلی جائے۔

اس کے لئے حکومت کو ملک کی پیداوار میں دخل اندازی کرنا لازمی ہے۔ یہاں تک کہ اشتراکیت نے اصولاً اسے مبالغہ کی حد تک پہونچا دیا ہے۔ اور ذاتی ملکیت کا انکار کر دیا ہے اور یہ اصول پیش کیا ہے۔ کہ تمام ملکی پیداوار حکومت جمع کرے۔ اور پھر حصہ رسدی عوام پر تقسیم کی جائے۔ چنانچہ روس اس اصول کو جامہ عمل پہنانے کا دعویدار ہے۔ دوسری طرف امریکہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ عوام کی ضروریات خوراک و لباس کا سوال ذاتی حقوق ملکیت کو قائم رکھتے ہوئے حل ہو جائے۔

(۲)

دونوں اصولوں کا مقصد جہاں تک روٹی کپڑے کا سوال ہے ایک ہی ہے۔ اور اگر نیک نیتی سے دونوں اصولوں کے حامی ملکر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ تو کسی حد تک کامیابی ہونی ممکن ہے۔ مگر چونکہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے نقطہ نظر محض مادی اور محدود ہے۔ اس لئے امید نہیں کہ بہت بڑی حد تک اس میں کامیابی ہو سکے۔

بڑی مشکل یہ پیدا ہو گئی ہے۔ کہ نہ صرف اس مسئلہ کو خالص مادی نقطہ نظر سے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بلکہ جو لوگ اسے حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ زیادہ تر خالص مادہ پرستی کے عقیدہ کے حامی ہیں۔ اور انسانی زندگی پر کسی مابعد الطبیعاتی اثر کے قائل نہیں رہے۔ ان کے خیال میں انسانی زندگی کو بھی روٹی اور کپڑے کی طرح ترازو پر تولا اور گز سے ناپا جا سکتا ہے۔ ان کے نزدیک انسانی محنت کے لئے آلات مقیاس بنائے جا سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسانی جذبات رنج و غم وغیرہ کے لئے بھی مادی پیمانے بن سکتے ہیں۔ اور ان کے منبعوں کا مادیات میں کھوج لگایا جا سکتا ہے۔

الغرض زندگی کے متعلق ان کا نظریہ مادیات کی سرحدوں سے باہر نہیں جاتا بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اسے مادیات کی سرحدوں تک بھی وسیع نہیں کر سکے۔ اور اس دنیا کے مادی حقائق پر بھی پورا پورا عبور تو کجا ابھی کروڑواں حصہ بھی علم پانے کی دعوے نہیں کر سکتے۔ جن واقعات سے وہ آج ایک نظریہ قائم کرتے ہیں۔ انہی واقعات سے کل وہ دوسرا نتیجہ برآمد کرتے ہیں۔ اور باوجودیکہ آج علم و سائنس میں اتنی ترقی ہو چکی ہے۔ پھر بھی کوئی سائنسدان یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ جس شعبہ میں اسے خصوصیت حاصل ہے۔ اس میں بھی واقعی اسے کمال حاصل ہے۔ خود انسانی زندگی کے مادی حقائق کا کروڑواں حصہ بھی ان پر واضح نہیں ہوا حالانکہ سرجری میں ان کا ملکہ مسلمہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح باوجود بے شمار ایجادات کے علم الطب میں بھی ہنوز طفل مکتب کی سی حالت ہے اور بڑے بڑے ماہرین طب و سرجری اپنی بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہیں۔

جب انسان کی مادی زندگی کے متعلق ہماری معلومات کا یہ حال ہے۔ تو ان معلومات کی بنا پر انسان کی مادی ضروریات کا تعین اور اس کی بنا پر اشتراکیت یا اور الحادی غیر متبدل اصول بنانا اور محض اس کی بنیاد پر عوام کی روٹی کپڑے کے سوال کو حل کرنے کی کوشش کرنا ہمیں آخری کامیابی کے ساحل پر نہیں پہونچا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مادی نظریات میں تصادم پاتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آج محض روٹی کپڑے کے سوال پر دنیا دو متقابل اور متحارب محاذوں میں تقسیم ہو کر تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہو گئی ہے۔

روٹی کپڑے کا سوال بے شک اہم ہے اور جیسا کہ ہم نے شروع میں واضح کیا ہے۔ ہر حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے شہریوں کے لئے روٹی کپڑے کی بہم رسانی کے لئے سہولتیں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ ملک کا انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن یہ مسئلہ بھی اور علمی سطح پر اس وقت تک حقیقی طور سے حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم مادی حدود سے آگے بڑھ کر تمام زندگی کے نقطہ نظر سے اس کو حل کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک اللہ تعالیٰ اور حیات بعد الموت کے عقیدہ پر دنیا کا از سر نو ایمان پیدا نہ ہوگا۔ روٹی اور کپڑے جیسا معمولی مادی سوال بھی باحسن طریق حل نہیں ہو سکے گا۔

ملازمت کے متلاشی جناب کے لئے

Junior Scientific Officer

درخواستیں ۲۰-۵-۵۴ تک بنام
Controller of Inspection and Technical develop-ment M.G.O Branch General head quarters Rawalpindi
طلب کی گئی ہیں۔ تنخواہ ۳۵۰-۲۵-۵۰۰
۵۳۰-۵۶۰-۳۰-۷۷۰-۸۰۰
۸۵۰ الاؤنس علاوہ

شرائط۔ ایم۔ ایس۔ سی فزکس۔ بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں ایک مضمون ریاضی ہو۔ عمر ۳۵ سال انتخاب میں آنے والے امیدواران کو ۱۲ ماہ آزمائش رکھا جائے گا۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر مع یونیورسٹی سرٹیفکیٹ و کیرکٹر سرٹیفکیٹ و سرٹیفکیٹ تجربہ ارسال ہوں۔ (ڈان ۴-۵-۵۴)

Rhodes Scholarship

یہ وظیفہ ۳۰۰ پونڈ سالانہ کا دو یا تین سال آکسفورڈ میں ملے گا۔ درخواستیں ۳۰-۶-۵۴ تک حسب ذیل پتہ پر طلب کی گئی ہیں
J. Aitcheson C.B.E. C.S.P. 20 Punjab Club Lahore

میمورنڈم و فارم درخواست بھی اسی پتہ سے دریافت ہوں۔

شرائط۔ فرسٹ کلاس بی۔ اے آنرز۔ فرسٹ کلاس ایم۔ اے یا تھرڈ سیکنڈ کلاس ایم۔ اے یا ایم۔ ایس۔ سی یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء کو عمر انیس اور پچیس سال کے درمیان ہو۔ کھیلوں میں اچھی مہارت ہو۔

(سول لاہور مورخہ ۹-۵-۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

عالمی سیاست کے بعض اہم واقعات

- خطرناک شکست
- جمہوری رجحانات کی تربیت
- تجارتی معاہدے کا سیاسی پس منظر

ڈین بن فو

اس ہفتہ کا اہم ترین واقعہ ڈین بین فو کی مضبوط فرانسیسی چوکی پر ویٹ من فوجوں کا قبضہ ہے۔ اس مقام پر فرانسیسی فوجوں کو جو خطرناک شکست اٹھانی پڑی ہے۔ اس سے یہ امر ایک دفعہ پھر آشکار ہو گیا ہے کہ فرانس اکیلا ویٹ من فوجوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی دوسری طاقت اس کی مدد کو نہ پہنچی ہے۔ تو جنوب مشرقی ایشیا میں ایک اور کوریا کا معرض وجود میں آنا لازمی ہے۔ اسی لئے آج سے چند سال پہلے صدر آئزن ہاور نے ہند چینی کو "بوتل کے کارک" سے تشبیہ دی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اگر ہند چینی ہاتھ سے نکل گیا۔ تو باقی جنوب مشرقی ایشیا سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اور یہ صورت حال تیسری عالمگیر جنگ کو اور زیادہ قریب لے آئے گی۔ اسی خدشے کے پیش نظر امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن پچھلے دنوں یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ کہ بالآخر امریکہ کو ہند چینی میں اپنی فوجیں بھیجنی پڑیں گی۔ الغرض جس خطرے کا اظہار کیا جا رہا تھا ڈین بین فو کے مقام پر فرانسیسی فوجوں کی شرمناک پسپائی کے بعد اب وہ حقیقت بن کر سامنے آ گیا ہے۔

اس شکست کی بہت سی فوری اور مقامی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو اصل وجہ نوآبادیات کے بارے میں فرانس کی انتہائی غیر دانشمندانہ اور عاقبت نا اندیشانہ پالیسی ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد سے جہاں دیگر مغربی طاقتوں نے نوآبادیات کو خود مختاری دے کر ان کا دلی تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہاں فرانس بدستور ان نوآبادیات کو اپنے زیر نگیں رکھنے پر تلا ہوا ہے۔ اس نے اپنی اس روش سے نوآبادیات پر واضح کر دیا ہے۔ کہ وہ خود بغاوت پر آمادہ ہو کر اپنا حق منوا لیں تو منوا لیں۔ فرانس قرون مظلمہ کی روش پر گامزن رہتے ہوئے از خود ان کا حق کبھی نہیں دے گا۔

وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آج سے چند ماہ قبل نوآبادیاتی نظام کے خلاف تقریر کرتے ہوئے فرانس کو اس روش کے خطرناک نتائج سے نہایت زوردار الفاظ میں آگاہ کیا تھا۔ موصوف نے جو کچھ فرمایا تھا آج ہند چینی میں وہ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ فرانس نے ویٹ نام کو مشروط طور پر آزادی دینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ وہ ابھی تک ایفا نہیں ہوا ہے۔ ویٹ نام کے نمائندے آج بھی پیرس میں بیٹھے اس کوشش میں اپنا سر پھوڑ رہے ہیں۔ کہ شاید فرانس کا دل پسیج جائے اندریں حالات اگر جنوب مشرقی ایشیا میں حالات بد سے بدتر ہوئے ہیں۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری فرانس کی ہٹ دھرمی پر عائد ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک امریکی اخبار نے صد درجہ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"دوسری عالمگیر جنگ کے بعد امریکہ یورپی اور ایشیائی ڈپلومیسی کے لحاظ سے فرانس کو ایک صف اول کی قوت شمار کرتا رہا۔ اور اب صورت حال کا دوبارہ جائزہ لینے پر یہ تکلیف دہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ ایسا کرنا امریکہ کے لئے ایک [illegible] کے مترادف تھا"

فرانس کی روش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہی اخبار آخر میں مزید لکھتا ہے:-

"جب تک فرانس اپنی روش میں بنیادی تبدیلی نہیں کرتا۔ اس وقت تک اسے کسی معاملے میں بھی بنیادی اہمیت کا حامل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خواہ وہ فرانس کے اپنے ہی دماغ کا معاملہ کیوں نہ ہو"

ترکی کے عام انتخابات

گزشتہ ہفتے ترکی میں نئی پارلیمنٹ منتخب کرنے کے لئے قریباً ایک کروڑ ووٹرز نے رائے شماری میں حصہ لیا۔ ترکی کی تاریخ میں یہ تیسرے عام انتخابات تھے۔ مقابلہ حکمران ڈیموکریٹک پارٹی اور ری پبلکن پیپلز پارٹی کے درمیان تھا۔ دونوں پارٹیاں ہی مغربی طاقتوں کی بالعموم اور امریکہ کی علی الخصوص شدت سے حامی ہیں۔ مشرق قریب میں ترکی کا کمیونزم کے خلاف ڈھال یا فصیل کی حیثیت رکھنا ایسا مسئلہ نہیں تھا۔ کہ جس پر انتخابات لڑے گئے ہوں۔ کیونکہ اس بارے میں دونوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ دوران انتخاب میں ری پبلکن پارٹی نے حکمران پارٹی پر یہ الزام لگایا کہ وہ افراط زر کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ اور غیر ملکی سرمائے کو دعوت دینے میں اس نے ضرورت سے زیادہ فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کے جواب میں ڈیموکریٹک پارٹی عوام سے دریافت کرتی رہی کہ آیا وہ اپنے آپ کو پہلے کی نسبت ہر لحاظ سے بہتر حالت میں پاتے ہیں یا نہیں؟ عوام نے ڈیموکریٹک پارٹی کے حق میں ووٹ دے کر اس سوال کا جواب اثبات میں دیا چنانچہ ۵۴۱ نشستوں میں سے ۵۰۸ نشستیں ڈیموکریٹک پارٹی کے قبضہ میں آئیں۔ اس کے نتیجے میں صدر کے عہدہ جلیلہ پر جلال بایار کا مزید چار سال تک بحال رہنا ایک یقینی امر ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ری پبلکن پارٹی کے راہنما عصمت انونو اور ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ جلال بایار دونوں ہی کمال مصطفیٰ کمال کے دست راست تھے مصطفیٰ کمال نے اندازاً بیس سال کے قریب اپنی قوم کی راہنمائی کی۔ اور اس عرصہ میں قوم کو ذہنی سیاسی اور اقتصادی عوارض سے نجات دلائی۔ اپنی زندگی میں وہ اس خیال کے حامی تھے۔ کہ ان کی قوم ابھی اس قابل نہیں ہوئی ہے کہ وہ جمہوریت کو کامیابی کے ساتھ نبھا سکے۔ اس لئے انہوں نے عصمت انونو کو خود اپنا جانشین نامزد کیا۔ جو مصطفیٰ کمال کے بعد ۱۹ برس تک قوم کی راہنمائی کرتے رہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اب قوم میں جمہوریت کے اصولوں پر گامزن ہو کر ملکی مفادات کو ترقی دینے کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے تو انہوں نے ۱۹۴۶ء میں عام انتخابات کے ذریعہ قوم کو اپنی مرضی کے مطابق لیڈر چننے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ ان کی اپنی پارٹی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کر بدستور برسر اقتدار رہی۔ اور یہ امر ثابت ہو گیا کہ بظاہر عصمت انونو [illegible] لیکن تھے عوامی لیڈر ہی۔ اس کے بعد آئین کے مطابق ۱۹۵۰ء میں پھر انتخابات کرائے گئے۔ اس میں مخالف ڈیموکریٹک پارٹی برسر اقتدار پارٹی سے بازی لے گئی۔ اس وقت صحیح جمہوری سپرٹ کے مطابق عصمت انونو نے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو ترکی کا بابائے جمہوریت ثابت کر دکھایا الغرض بیس پچیس سال کی تربیت کے بعد ترکی کے عوام اپنے ملک میں جمہوریت قائم کرنے اور پھر اسے صحت مند بنیادوں پر چلانے کے قابل ہوئے۔ یہ تمام صورت حال اس حقیقت پر گواہ ہے کہ:

جس جمہوری نظام میں رائے دہندہ اپنی رائے کی قیمت پہچانتا ہے اور اپنے ملک کے مخصوص مسائل اور عالمی واقعات و تحریکات کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اور اس کا ذہن اتنا پختہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ قومی مفاد سے تعلق رکھنے والے تمام معاملات میں صحیح فیصلہ کر سکے۔ تو پھر لیڈر کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ عوام کے فیصلے کا پابند رہے اور یا اقتدار سے دستبردار ہو جائے۔ لیکن ایک ایسے ملک میں جہاں لوگوں کی بھاری اکثریت غیر تعلیم یافتہ اور ناخواندہ ہو۔ جمہوری لیڈروں کا اصل فرض یہ ہے کہ وہ لوگوں کو راستہ دکھائیں۔ نہ کہ خود ان کے اشاروں پر چلنے لگیں۔

کمیونسٹ چین کے ساتھ تجارت

حال ہی میں بھارت اور کمیونسٹ چین کے درمیان ایک تجارتی معاہدے کا اعلان ہوا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے تجارتی لین دین کے علاوہ بھارت تبت سے اپنی وہ مختصر سی فوج واپس بلا لے گا۔ جو سالہا سال سے بھارتی تاجروں اور زائروں کی حفاظت کے لئے وہاں مقیم چلی آ رہی تھی۔ نیز کمیونسٹ چین کو نئی دہلی کلکتہ اور کالمپونگ کے مقامات پر تجارتی مشن کھولنے کی اجازت دی جائیگی۔ اور یہ کہ بھارتی باشندے صرف مقررہ راستوں ہی سے تبت میں داخل ہو سکیں گے۔ اور انہیں سنکیانگ کے ممنوعہ علاقے میں جانے کی اجازت نہ ہو گی۔ معاہدے کے پیش لفظ میں یہ امر بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ دونوں ملک ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت کا احترام کریں گے۔ اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاہدے کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ گذشتہ سال کمیونسٹ چین نے ساٹھ ہزار فوج تبت میں لا داخل کی تھی۔

(باقی دیکھیں ص [illegible] پر)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور مسیح کی آمدِ ثانی کا تصوّر

محمد شفیع اشرف

(۳)

179

فتنۂ دجال

ان ہولناک فتنوں اور شدید قسم کی خرابیوں کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری زمانہ میں اپنی امت کو ایک اور خطرناک اور عظیم ترین فتنے سے ڈرایا ہے۔ اور وہ اتنا عظیم فتنہ ہے۔ کہ نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہی اس سے متنبہ فرمایا ہے۔ بلکہ آپ سے پیشتر بھی بعض انبیاءؑ نے اپنی اپنی امت کو اس سے بچنے کے لئے کہا۔ وہ سب سے بڑا اور سب سے خطرناک فتنہ دجال کا فتنہ ہے۔ جو اسلام کی جڑوں کو ہلا دے گا۔ اور مسلمانوں کو ملیامیٹ کر کے رکھ دے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

الا اخبرکم عن الدجال حدیثاً ماحدثہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیئ معہ مثل الجنۃ والنار فالتی یقول انھا الجنۃ ھی النار وانی انذرتکم بہ کما انذر بہ نوح قومہ۔

(مسلم باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ)

اور اس کے علاوہ آپ نے دجال کی بعض تفصیلات سے بھی امت کو آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح دجال اپنے رعب وحشم کا اظہار کرے گا۔ اور اپنی کثرت سے روئے زمین کو ڈھانپ لے گا۔ تجارت کے اموال اٹھائے پھریگا۔ اور زمین و آسمان کو اپنے تصرف میں لاکر مادیت میں ڈوب جائے گا۔ اور اہلِ جہان کو اپنے تحت لے آئیگا۔ مختلف احادیث میں دجال کی تفصیلات جن الفاظ میں بیان کی گئی ہیں۔ وہ مختصراً یہ ہیں:۔

دجال کی چند خصوصیات

ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور۔ مکتوب بین عینیہ ک۔ ف۔ ر۔ وفی روایۃ وانہ یجیئ معہ بمثل الجنۃ والنار فالتی یقول انھا الجنۃ ھی النار وفی روایۃ ان الدجال یخرج وان معہ ماءً و ناراً فاما الذی یراہ الناس ماءً فنار تحرق واما الذی یراہ الناس ناراً فماء بارد وعذب وان الدجال ممسوح العین علیھا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ کل مومن کاتب وغیر کاتب وفی روایۃ ان الدجال اعور العین الیمنٰی فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکھف فانھا جوارکم من فتنۃ وفی روایۃ ویامر السماء فتمطر ویامر الارض فتنبت ویمرّ بالخربۃ فیقول لھا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا وفی روایۃ یقول الدجال ارأیتم ان قتلت ھذا ثم احییتہٗ ھل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلہ ثم یحییہ وفی روایۃ ان معہ جبل خبز ونھر ماء وفی روایۃ یخرج الدجال علیٰ حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعاً۔

(اختصار از مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یعنی کوئی نبی نہیں گزرا۔ جس نے اپنی امت کو یک چشم کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار! ہوشیار ہو کر سن لو۔ کہ وہ یک چشم ہے۔ مگر تمہارا رب یک چشم نہیں۔ اس یک چشم دجال کی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر لکھا ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھ جنت اور نار کی امثال لائے گا۔ مگر جس چیز کو وہ جنت کہے گا۔ وہ دراصل نار ہوگی۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ دجال خروج کرے گا۔ اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوں گے۔ مگر وہ چیز جو لوگوں کو پانی نظر آئے گی۔ وہ دراصل جلانے والی آگ ہوگی۔ اور وہ جسے لوگ آگ سمجھیں گے۔ وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہوگا۔ اور دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی۔ اور اس پر ایک بڑا ناخنہ سا ہوگا۔ اور اسکی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ پس جب تم میں سے کوئی اسے پائے۔ تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ کیونکہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں اس فتنے سے تم کو بچانے والی ہوں گی۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ دجال آسمان کو حکم دے گا۔ کہ پانی برسا تو وہ برسائے گا۔ اور زمین کو حکم دیگا۔ کہ اُگا۔ تو وہ اُگائیگی۔ اور وہ ویرانے پر سے گذریگا۔ اور اسے حکم دیگا۔ کہ اپنے خزانے باہر نکال۔ تو اس کے خزانے باہر نکل کر اس کے پیچھے ہولیں گے اور ایک روایت میں ہے۔ کہ دجال لوگوں سے کہے گا۔ کہ دیکھو اگر میں اس شخص کو قتل کردوں۔ اور پھر زندہ کردوں۔ تو کیا تم میرے امر میں شک کروگے۔ لوگ کہیں گے نہیں۔ پھر وہ اسے ماریگا۔ اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کے ساتھ ایک پہاڑ روٹیوں کا ہوگا۔ اور ایک نہر پانی کی ہوگی۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ دجال ایک سفید گدھے پر ظاہر ہوگا۔ اور وہ گدھا ایسا ہوگا۔ کہ اس کے دو کانوں کے درمیان ستر گز کا فاصلہ ہوگا۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور فتنوں کی اصلاح کے لئے ایک موعود کی خبر

ان خطرناک فتنوں اور خوفناک مصیبتوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہاں اپنی امت کو بار بار ڈرایا ہے۔ اور آگاہ کیا ہے۔ وہاں سنت الٰہی کے مطابق ایک ایسے انسان کی خبر بھی دی ہے۔ جو ان تمام فتنوں کو ختم کردے گا۔ اور تاریکی اور ظلمت اور ظھر الفساد فی البرّ والبحر کے اس عالم میں بھی امید کے ایک روشن سورج کی نشاندہی کی ہے۔ اور امت کو تسلّی دلادی ہے۔ کہ بے شک تم پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا۔ لیکن مایوسی اور گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ تم میں سے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو تمہیں مایوسی کے اندھیروں سے نکال کر امید وعزم کے روشن محلوں میں لا کھڑا کردے گا۔ اور تم اسلام پر پھر وہ زمانہ دیکھوگے جس کی تمہیں خواہش اور آرزو تھی۔ حتیٰ کہ یہ اندازہ مشکل ہو جائے گا۔ کہ آیا اسلام کا دورِ اول زیادہ خوبصورت ہے۔ یا دورِ دوم۔ نقاش نے نقشِ اول کو زیادہ حسین بنایا ہے۔ یا نقشِ ثانی کے خطوط زیادہ جاذب ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود فرماتے ہیں۔

مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ۔

کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے معلوم نہیں اس کا اول زیادہ اچھا ہے۔ یا اس کا آخر۔ اور اس کے ساتھ ہی حضورؐ نے فرمایا۔ کہ

لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من اھل الفارس۔ (مشکوٰۃ)

کہ بے شک اسلام پر ایک زمانہ سخت ظلمت اور بے دینی کا آئیگا۔ اور ہدایت کا وجود زمین سے بالکل مفقود ہو جائے گا۔ لیکن اگر ایمان ثریا پر بھی پہنچ چکا ہوگا تو اہلِ فارس میں سے ایک شخص اس کو پھر واپس زمین پر لے آئیگا۔ اور اہلِ دنیا پھر اس کے نور سے مستفیض ہو کر گمراہیوں اور بدیوں کے بادلوں سے نکل کر ایک روحانی چاند کو دیکھیں گے۔

اسی طرح حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم" (بخاری)

کہ اے مسلمانو! اس وقت تمہارا کیا ہی اچھا حال ہوگا۔ جب تم میں "ابن مریم" نازل ہوں گے۔ اور وہ تم میں سے ہی تمہارے امام ہوں گے۔

اور پھر فرمایا:۔

"کیف تھلک امۃ انا اولھا وعیسیٰ ابن مریم آخرھا۔" (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۳)

یعنی وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے شروع میں میں ہوں۔ اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہیں۔

اس کے علاوہ بھی دیگر مختلف احادیث میں نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ امر مذکور ہے۔ کہ آخری زمانے میں صلیبی فتنوں کو ختم کرنے دجال کا زور توڑنے اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے "عیسیٰ ابن مریم" نازل ہوں گے۔ وہ حَکم وعدل ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ ان کے زمانے میں تلوار کی لڑائی موقوف ہو جائیگی۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب۔

(صحیح بخاری باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

یعنی قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے۔ کہ وہ وقت آتا ہے۔ کہ جب تم میں ابن مریم حَکم اور عدل کے طور پر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور لڑائی اور جنگ کو موقوف کریں گے۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) ہمارا امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ درویشانِ قادیان اور بزرگانِ سلسلہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ منیر الدین احمد۔ مبارک احمد خان لاہور چھاؤنی۔ (۲) مرزا خادم حسین صاحب اخوندزادہ ہیڈ ماسٹر مڈھ رانجھا امسال ایم۔ اے کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار بشیر الدین احمد جنجوعہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا۔

مجلس احرار برعظیم پاک و ہند کی تقسیم کے خلاف تھی۔ احرار لیڈروں کو کانگرس کا اعتماد حاصل تھا۔ کانگرسی کارکنوں کے ساتھ ان کی گاڑھی چھنتی تھی

احرار نے پاکستان کے اقتصادی سوشل اور سیاسی مسائل میں کوئی تعمیری حصہ نہیں لیا!

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ!

انور علی کی رائے

مسٹر انور علی نے بہرحال یہ رائے ظاہر کی۔ کہ واضح وجوہ کی بنا پر یہ مناسب نہیں ہوگا۔ کہ اس کی اشاعت کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اور محض یہ تجویز پیش کر کے مطمئن ہو گئے۔ کہ ماسٹر تاج الدین انصاری اور دوسرے احراری لیڈروں کو جو بے لگام ہو رہے ہیں طلب کیا جائے۔ اور وارننگ دی جائے۔ چیف سیکرٹری مسٹر فدا حسن نے ڈی آئی جی سی آئی ڈی کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ پمفلٹ پر پابندی لگانے سے احرار کو شہرت حاصل ہو جائے گی۔ اور سخت انتباہ کافی ہوگا۔ مشیر برائے قانون نے اس نظریہ کو قبول کر لیا۔ اور جب فائل گورنر سردار عبدالرب نشتر کے پاس ۳۰ جون کو آئی تو انہوں نے حسب ذیل ریمارکس لکھے۔

سابقہ تنبیہوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ان لوگوں کو سخت وارننگ دی جائے۔ کہ ایک فرقہ یا ایک فرد کے خلاف بالخصوص جب متعلقہ افسر ممتاز سرکاری ملازم ہیں۔ اور مملکت کے اہم فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اشتعال انگیز تقریریں برداشت نہیں کی جا سکتیں۔ اگر احرار اس سے احتراز نہیں کرتے تو حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور ہو گی۔ چنانچہ گورنر نے خود ماسٹر تاج الدین انصاری کو زبردست وارننگ دی۔ بہرحال پبلک جلسوں میں اس پمفلٹ کے حوالے دینے کا سلسلہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ وزیر داخلہ نے اسے دیکھا۔ وہ اس دستاویز میں پیش کردہ نظریہ کا احساس کر کے سخت حیران ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے حکومت پنجاب کی طرف سے اسے فی الفور ضبط کرنے کا حکم دیا۔

دریں اثناء ان تقریروں کی رپورٹ موصول ہوئی جو حافظ آباد کی احرار کانفرنس میں کی گئی تھیں اس کانفرنس میں محمد علی جالندھری نے چوہدری ظفر اللہ خان کو باؤلا کتا کہا تھا۔ ملک حبیب اللہ جنہوں نے اپنے تبصرے کے ساتھ ڈی آئی جی سی آئی ڈی کو ۱۹ جون ۱۹۵۰ء کو رپورٹ پیش کی تھی۔ کہا تھا۔ کہ اگر احراری تقریروں کے سب و لہجہ پر کنٹرول نہ کیا گیا تو حکومت کو بہت جلد قتل یا ہنگامہ کی چند وارداتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مسٹر انور علی ڈی آئی جی سی آئی ڈی نے یہ معاملہ مشیر برائے قانون کو بھیجا جنہوں نے اسے گورنر سردار عبدالرب نشتر کے پاس بھیج دیا۔ گورنر نے کہا۔ کہ اس معاملے پر ڈی آئی جی سی آئی ڈی نے پوری صورت حالات کا جائزہ لیا۔ اور حسب ذیل نوٹ لکھا۔

حال ہی میں مجلس احرار نے احمدیہ فرقہ کے بانی اور موجودہ خلیفہ کے خلاف فحش اور ناشائستہ باتیں کہنے کے علاوہ دانستہ اور نادانستہ طور پر تشدد کا پرچار شروع کر دیا ہے۔ یہ امر یاد رہے کہ گذشتہ سال کیپٹن کے عہدے کا ایک احمدی افسر کوئٹہ میں وحشیانہ طور پر قتل کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ اس نے احمدیوں کے خلاف بعض مظاہرین کے طرز عمل پر اعتراض کیا تھا۔ مجلس احرار برعظیم پاک و ہند کی تقسیم کے خلاف تھی۔ احرار لیڈروں کو کانگرس کا اعتماد حاصل تھا۔ اور کانگرسی کارکنوں کے ساتھ ان کی گاڑھی چھنتی تھی۔ تقسیم کے بعد ان کا وقار کم ہو گیا۔ کچھ عرصہ انہیں عوام کے غیظ و غضب کا خوف رہا۔ وقتاً فوقتاً وہ یہ ثابت کرنے کے لئے بیانات دیا کرتے تھے کہ وہ پاکستان کے وفادار ہیں جس وقت وہ کلیتہً اپنا بچاؤ کر رہے تھے۔ اور پناہ گزینوں کے کیمپوں اور دوسرے موقعوں پر امدادی کام کرتے تھے۔ ان کے ممبر بکھر گئے تھے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے پارٹی ٹوٹ گئی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری لاہور سے منتقل ہو کر ضلع مظفر گڑھ کے ایک گاؤں میں پناہ گزین ہو گئے۔ شیخ حسام الدین نے اعلان کیا کہ ان کی سیاسی زندگی ختم ہو چکی ہے۔ اور انہوں نے بین المملکتی تجارت کے لئے ایک جائنٹ سٹاک کمپنی کھول لی۔ کچھ عرصہ شیخ حسام الدین پاکستان پبلک سیکیورٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت نظر بند رہے۔ کیونکہ پاکستان سے ان کی وفاداری تو قابل اعتراض تھی۔ ان کے ایک ساتھی مخدوم شاہ بنوری بھی کچھ عرصہ کے لئے نظر بند کئے گئے۔

(۲) جب اس صوبہ کی مسلم لیگ میں اختلافات پیدا ہوئے۔ اور اس کے اثر و اقتدار کو شدید دھچکا لگا تو احرار نے اس موقعہ کو سیاسی میدان میں دوبارہ داخل ہونے کے لئے مناسب خیال کیا۔ چنانچہ انہوں نے تبلیغی کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ احراری مقررین کی تقریروں میں زیادہ زور اس بات پر ہوتا تھا۔ کہ وہ پاکستان کے وفادار ہیں۔ یہ کہ وہ مسلم لیگ کو ملک کی واحد سیاسی پارٹی تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ کہ جہاد کشمیر بالکل حق بجانب ہے۔ اور یہ کہ ملک کے دفاع کو مستحکم بنانے کے لئے رائے عامہ کو تیار کرنا چاہیئے۔

احمدیوں کے خلاف تقریریں

بعد ازاں انہوں نے احمدیوں کے خلاف بھی تقریریں کرنی شروع کر دیں۔ مجلس کے پاس بہت زوردار مقرر ہیں۔ اور جلد ہی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے گوشۂ تنہائی ترک کر دیا۔ اور اپنے زور بیان کی بدولت ایک بار پھر رائے عامہ کو اپنی پارٹی کی طرف متوجہ کر لیا۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ تقریروں کا لب و لہجہ پست ہونا شروع ہو گیا۔ پروگرام کی دوسری مدات کو فراموش کر دیا گیا۔ اور احرار نے اپنی توجہ احمدیوں پر مرکوز کر دی۔ اور نہایت شرمناک انداز میں انہیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جونہی اعتماد بحال ہوا۔ سر ظفر اللہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اور انہیں غدار کہا گیا۔ احرار اب اپنا بچاؤ نہیں کر رہے۔ لیکن اب ان کا رویہ جارحانہ ہو چکا ہے۔ معاملہ اب حد سے بڑھ چکا ہے۔ اور نفاست اور سیاسی اخلاق کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ اور حسب ذیل باتیں جو بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ مدنظر رہ چکی ہیں۔

مرزا غلام احمد کی تحریروں سے غلط سلط حوالے دیئے گئے اور ان کے فحش اور ناشائستہ نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔

(۳) احمدیوں کو غدار کہا جاتا ہے۔ اور ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ پاکستان کے وفادار نہیں ہیں۔ (۴) ظفر اللہ کو برا بھلا کہا جاتا ہے انہیں اکثر اوقات گدھا اور بے وقوف کہا جاتا ہے۔ اور ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ قادیان میں احمدیوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے کشمیر کا سودا کر لیں گے۔

(۵) یہ دیکھ کر عوام کے ذہنوں میں خطرہ پیدا کیا جاتا ہے کہ پاکستان پر احمدیوں کی حکومت ہے جو غدار ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت احمدی فوجی اور سول افسروں کی فہرستیں اکثر شائع کی جاتی ہیں۔

(۶) سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اکثر اوقات یہ کہا کہ اگر مرزا غلام احمد ان کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ کرتے۔ تو وہ اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کرتے

(۷) احرار کے ایک حالیہ جلسہ میں جذبات کو اس حد تک بھڑکایا گیا۔ کہ حاضرین میں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے مرزا بشیر الدین کو قتل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔

(۸) ملتان کے ایک جلسے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کیا تھا۔ ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور دریافت کیا کہ اسے جا کر سر ظفر اللہ خان کو ہلاک کر دینا چاہیئے۔

(۹) "الشہاب" نامی کتابچہ مصنفہ شبیر احمد عثمانی جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مرزائی مرتد ہیں۔ اور ہر مسلم انہیں قتل کرنے کا حق رکھتا ہے۔ دوبارہ چھاپا گیا ہے۔ اور تقسیم کیا جا رہا ہے۔ مولانا نے یہ کتابچہ اس وقت لکھا تھا۔ کہ جب افغانستان میں دو احمدیوں کی سنگباری پر بحث شروع ہوئی تھی۔

(۳) اس کے برخلاف احرار نے پاکستان کے اقتصادی سوشل اور سیاسی مسائل میں کوئی تعمیری حصہ نہیں لیا ان کا عملی طور پر اس خواہش کے سوا اور کوئی پروگرام نہیں تھا۔ کہ وہ آئندہ انتخابات کے لئے مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

(۴) عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ باوجود اس کے دو سال قبل احرار کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ لیکن وہ بہت سے لوگوں کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور عوامی جلسوں میں تقریریں کرنے لگے۔ ان میں سے بہت کم لوگ تھے۔ جنہوں نے احرار کے استحقاق کو چیلنج کیا۔ یا یہ پوچھا کہ احمدیوں کے خلاف یہ غوغا آرائی کیوں۔ احرار نے اپنا مقصد جزوی طور پر سے حاصل کر لیا۔ اور اپنا اعتماد بطور سیاسی پارٹی قائم کر لیا لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ مسلم لیگ کی طرف ہوں۔ ان کا ایک حصہ ہندوستان میں بھی ہے۔ اگر وہ مخلص ہیں تو انہیں اپنی جماعت توڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

(۵) احرار لیڈروں نے یہ احساس نہیں کیا کہ

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۶؍ ہجرت ۱۳۳۳ھش

احرار کے مذہبی پروپیگنڈے کا اصل مقصد حکومت پاکستان کے خلاف جذبۂ نفرت پیدا کرنا تھا

...ڈیشے کھیلے ہیں۔ بعض فرشوں کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جذبات کو اس قدر برانگیختہ کر دیا گیا ہو کہ قتل۔ لوٹ مار اور آبروریزی تک نوبت پہنچ جائے۔ تو اسے ضرور روکا جائے گا۔ یہ مناسب نہ تھا۔ کہ احرار لیڈروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی۔ لیکن مزید بحث سے بچنے کے لئے ان کی سرگرمیوں کے خلاف پبلک سیفٹی ایکٹ اور امن عامہ کے ماتحت کارروائی کی گئی۔ حسب ذیل امور پر غور کیا گیا۔

(۱) جب عملاً تشدد کا ارتکاب ہو تو پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت کارروائی کی جائے یا جرم کو روکا جائے۔

(ب) چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف احرار لیڈروں کی چرب زبانی کو برداشت نہ کیا جائے۔ جو شخص عوام میں کابینہ کے کسی وزیر کی تضحیک کرے اس کے خلاف سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کے ماتحت کارروائی کی جانی ہے۔

(ج) ناشائستہ اور فحش تقریروں کی جو عوامی اخلاق کو خراب کرتے اور جن کی زد عوامی شائستگی پر پڑتی ہے۔ برداشت نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اکثر اوقات احراری لیڈروں نے کہا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور ان کے خلیفہ ایک ساتھ ہوئے تھے۔ ایسے گھناؤنے مزاج کو ایک اسلامی مملکت میں برداشت نہیں کیا جانا چاہیئے۔

(د) سب سے آخر میں مجلس احرار کو کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۱۶ کے تحت ایک خلاف قانون انجمن قرار دینے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

(ہ) واضح رہے کہ آنریبل وزیر داخلہ نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ "الشہاب" نامی کتاب جس میں احمدیوں کے خلاف تشدد کی ترغیب دی گئی ہے۔ کو ضبط کر لینا چاہیئے۔ یہ بھی واضح رہے کہ انہوں نے بالکل صحیح طور پر یہ کہا تھا۔ کہ اگر اس مرحلے پر احرار پارٹی اور اس کے کارکنوں کے خلاف کارروائی نہ کی گئی۔ تو اس کی ہر دلعزیزی بہت بڑھ جائے گی اور بعد میں کوئی کارروائی سیاسی مشکلات پیدا کرنے کے علاوہ انہیں "شہید" بنا دے گی۔ میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ذہین اور فہمیدہ لوگ یہ نہیں چاہتے۔ کہ احراری لیڈروں کی ان تقریروں کو برداشت کیا جائے۔

(و) میں اپنے فرض میں کوتاہی کروں گا۔ اگر حکومت کو یہ نہ بتاؤں۔ کہ احراری لیڈروں کا پیدا کردہ ماحول خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوگا اور احمدیوں کے خلاف تشدد کے انفرادی واقعات ظہور پذیر ہو سکتے ہیں۔ یہ نوٹ ڈی۔ آئی۔ جی سی۔ آئی۔ ڈی، نے چیف سیکرٹری کے پاس بھیجا جنہوں نے اس امر سے اتفاق کیا کہ الشہاب کو ضبط کر لیا جائے۔ اور جو لوگ تشدد پر ابھارتے ہیں۔ ان کے خلاف پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کے تحت کارروائی کی جائے۔

جہاں تک چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف دشنام طرازیوں کی بناء پر مقدمہ چلانے کی تجویز کا تعلق ہے انہوں نے یہ تجویز کیا۔ کہ یہ صرف اس وقت ہونا چاہیئے۔ جب کہ خود وزیر موصوف اس طریق کار سے اتفاق کریں۔ جہاں تک احراریوں کو ایک خلاف قانون جماعت قرار دینے کی تجویز کا تعلق ہے۔ انہوں نے یہ رائے دی۔ کہ اس معاملہ میں ابھی تک کچھ عرصہ انتظار کیا جا سکتا ہے۔ یہ فائل مشیر برائے قانون کے پاس بھیج دی گئی جنہوں نے ۱۱ جون ۱۹۵۰ء کو ایک طویل نوٹ لکھا جس میں "الشہاب" کو ضبط کرنے کی تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ اور یہ کہا تھا کہ انہوں نے ماسٹر تاج الدین انصاری صدر مجلس احرار کو جو سخت وارننگ دی تھی۔ اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور تجویز کیا۔ کہ احراری لیڈروں کو طلب کیا جائے۔ اور انہیں ایک بار سخت وارننگ دی جائے۔ بہرحال انہوں نے یہ لکھا۔ کہ احرار اپنی تقریروں میں لوگوں کو تشدد پر نہیں اکسا رہے؟ بلکہ محض احمدیہ عقائد پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جسے عام مسلمان پسند کرتے ہیں۔ اور احمدیوں اور ان کے عقائد پر نکتہ چینی کی بناء پر ان کے خلاف کوئی کارروائی احراریوں کی ہر دلعزیزی میں اضافہ کا موجب ہوگی۔ اور انہیں شہید بنا دے گی۔ اس لئے انہوں نے احرار سے ان کی سرگرمیوں کی بناء پر عہدہ برآ ہونے میں حزم و احتیاط کا مشورہ دیا۔ یہ نوٹ گورنر عبدالرب نشتر کے سامنے رکھا گیا۔ جنہوں نے اسے پسند کیا۔ گورنر نے یہ لکھا۔ کہ اس سے قبل وہ مولوی غلام غوث سرحدی آف ہزارہ اور بعد ازاں قاضی احسان احمد شجاع آبادی کو دوران گفتگو میں تنبیہہ کر چکے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے حد سے تجاوز کیا اور ایسی تقریریں جاری رکھیں۔ جن میں لوگوں کو تشدد پر ابھارا گیا۔ تو حکومت کو ان کے خلاف کارروائی کرنی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ ان تنبیہوں اور اس تنبیہہ کا جو مشیر برائے قانون نے ماسٹر تاج الدین انصاری کو دی تھی۔ کوئی اثر نہیں ہوا۔ انہوں نے چیف سیکرٹری سے کہا۔ کہ وہ اس کے بارے ماسٹر تاج الدین انصاری سے بات چیت کریں۔

گورنر سے ملاقات

بعد ازاں گورنر نے ماسٹر تاج الدین انصاری سے خود گفتگو کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ماسٹر تاج الدین انصاری کو طلب کیا گیا۔ اور انہیں تنبیہہ کرنے کے بعد گورنر نے حسب ذیل نوٹ لکھا۔

ماسٹر تاج الدین انصاری صدر مجلس احرار سے رات ہی رابطہ ہو سکا۔ اور وہ مجھے آج صبح ۸ بجے ملنے آئے۔ میں نے انہیں کہہ دیا۔ کہ اگرچہ حکومت انفرادی مذہبی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی۔ لیکن ایسے واقعات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ جن کا نتیجہ امن عامہ کے منافی ہو۔ میں نے انہیں یہ بھی مطلع کر دیا۔ کہ کچھ مہینے گزر گئے مولوی غلام غوث صوبہ سرحد کے احرار لیڈر مجھے ملنے کے لئے آئے تھے۔ اور میں نے ان سے بھی احرار کی سرگرمیوں کے اس پہلو کے متعلق کہہ دیا تھا۔ بعد ازاں قاضی احسان احمد مجھ سے ملے۔ میں نے صورت حال ان پر واضح کر دی لیکن افسوس ہے۔ کہ اس کے باوجود احرار کی تقریروں کا لب لہجہ اشتعال انگیز رہا۔ جو انتباہ ماسٹر تاج الدین کی معرفت احرار کو کیا گیا تھا۔ وہ بے اثر رہا۔ احرار کی تقریریں احمدیوں کے عقائد پر جائز نکتہ چینی کی حد تک نہیں رہیں۔ بعض مقررین نے ایسی باتیں کہیں۔ جو اشتعال پر منتج ہوئیں۔ حکومت اس صورت حال سے اغماض نہیں کر سکتی تھی۔ اگر احرار اس رویہ کو ترک نہیں کریں گے۔ تو حکومت صوبہ کے امن و امان کے مفاد کے ماتحت مناسب کارروائی کرے گی۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا۔ کہ احرار نے ختم نبوت کے مذہبی نام پر جو کانفرنس منعقد کی ہے۔ وہ سیاسی مقصد کے ماتحت ہے۔ اس سے احرار کا مقصد ان مسلمانوں میں ہر دلعزیزی حاصل کرنا ہے جو کہ احرار کی تقسیم سے پہلے کی سرگرمیوں کی وجہ سے احرار کے خلاف تھے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ لوگ اتنے بے حس نہیں ہیں۔ کہ وہ احرار کے کھیل کو نہ سمجھیں۔ وہ روز بروز وزیر امور خارجہ پاکستان اور سول اور فوج کے دیگر احمدی افسروں کے خلاف دشنام طرازی کرتے گئے۔ اگرچہ پروپیگنڈے کو مذہبی رنگ دیا گیا تھا لیکن اصل مقصد یہ تھا۔ کہ لوگوں کے دلوں میں حکومت پاکستان کے خلاف جذبۂ نفرت پیدا کیا جائے جس نے ان اصحاب کو اس قدر ذمہ داری کے عہدے دے رکھے تھے۔ کچھ عرصہ پہلے احرار کے حامی اخبارات نے ایسے افسروں کی ایک طویل فہرست شائع کی تھی۔ جنہیں وہ احمدی قرار دیتے تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ مسلمان پاکستانی فوج سے بدظن ہو جائیں۔ یہ نتیجہ اس وقت بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ جب احرار احمدیوں کے متعلق حکومت افغانستان کا طرز عمل بیان کرتے ہیں۔ یہ کہا گیا ہے کہ افغانستان میں ان عقائد کے لوگوں کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف حکومت پاکستان کا طرز عمل وہ ہے۔ اس مقابلہ کا مقصد حکومت پاکستان کی طرف سے مسلمانوں کے دلوں میں جذبۂ نفرت پیدا کرنا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اب اگر احرار اپنی سرگرمیوں سے باز نہ آئے۔ تو مسلم لیگ میدان میں آ جائے گی۔ اور وہ احرار کی سابقہ سرگرمیوں کو بے نقاب کرے گی۔ جس سے وہ میرے خیال میں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے میں نے کہا۔ کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ احرار لوگوں کو یہ کہہ کر احمدیوں کے خلاف مشتعل کرتے ہیں۔ کہ اگر احمدی ایک خاص روش اختیار نہ کرتے۔ تو تقسیم میں ضلع گورداسپور کا وہ حصہ جو اب ہندوستان میں ہے۔ پاکستان میں آ جاتا۔ حالانکہ احرار تقسیم کی مخالفت، اور کانگرس کی حمایت کر کے سارا پاکستان ہی ہندوؤں کے حوالے کرنے پر تلے ہوئے تھے

(۲) ماسٹر تاج الدین نے جواب دیا۔ کہ مجھے یہ سن کر معلوم کر کے سخت تکلیف ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں احرار لیڈروں پر زور دوں گا۔ کہ وہ ایسی کوئی بات نہ کہیں جس سے حکومت کے خلاف نفرت پیدا ہو۔ یا امن عامہ کے منافی ہو۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا۔ کہ میں آپ کے خیالات پارٹی تک پہنچا دوں گا۔ اور حکومت کو آئندہ اس قسم کی شکایت نہیں ہوگی۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کے بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر ارسال کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

شہاب کی وسیع اشاعت اور احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا نتیجہ ایک احمدی سکول ماسٹر کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوا

مزید قتل

الشہاب کی وسیع اشاعت اور احرار نفرت پھیلانے کی جو مہم چلا رہی تھی اس کا یہ قدرتی اور واضح نتیجہ ہوا کہ ایک ۱۹ سالہ نوجوان محمد اشرف نے اوکاڑہ میں ایک احمدی سکول ماسٹر کو جس کا نام غلام محمد تھا۔ کو قتل کر دیا۔ اس کے قتل کی کہانی یوں ہے۔

یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء کو مولوی نور الدین جو احمدی ہیں سات دیگر احمدیوں کے ساتھ چک نمبر ۵ میں تبلیغ کے لئے گئے مبلغین کو غیر احمدیوں نے گھیرے میں لے لیا۔ اور ان پر کیچڑ پھینکنا شروع کر دیا۔ ان کے شہروں پر سیاہی مل دی اور انہیں گندے پانی میں سے ریلوے اسٹیشن اوکاڑہ کی طرف نکال دیا۔ معاملے کی اطلاع پولیس کو دی گئی۔ اور ایک شخص مولوی فضل الٰہی کو زیر دفعات ۱۴۷ او ۲۱۴ تعزیرات پاکستان گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر اوکاڑہ میں ہڑتال ہو گئی۔ اور ۳ اکتوبر کی رات کو ایک جلسہ کیا گیا جس میں کئی ہزار اشخاص شریک ہوئے جلسے میں کئی مقررین نے اشتعال انگیز تقریریں کیں ایک مقرر نے جلسے کے نوجوان حاضرین سے اپیل کی کہ وہ مرزائیوں کی گندگی دور کر دیں۔ اگلے روز محمد اشرف نے جو اس جلسے میں شریک تھا۔ چاقو لے کر غلام محمد کا تعاقب کیا۔ جس نے اسے اوکاڑہ کے راستے میں نہر کے قریب جا لیا۔ اور اس کے چاقو گھونپ دیا۔ غلام محمد شدید طور پر مجروح ہوا۔ اور ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو گیا محمد اشرف کو ایک مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ جہاں اس نے یہ جواب دیا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

- - - - - ۳ اکتوبر کو اوکاڑہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں رضوانی بشیر احمد۔ مولوی ضیاء الدین قاضی عبد الرحمٰن چوہدری محبوب عالم اور صدر جلسہ نے جو شاید قاضی صاحب تھے پر جوش تقریریں کیں اور کہا کہ مرزائی رسول اکرمؐ کو گالیاں دیتے ہیں۔ ہم حضورؐ کی عزت پر جانیں دے دیں گے تقریر کے دوران میں کہا گیا کہ جو لوگ مرزائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ ہاتھ کھڑے کریں

علم الدین غازی کا ذکر

جلسے میں علم الدین غازی کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور اس کی تاریخ بیان کی گئی۔ میں اس سے پہلے بھی غازی علم الدین کی سوانح پڑھ چکا تھا۔ اور میں ایک دفعہ ان کے مقبرہ پر بھی گیا تھا۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا۔ اور میں گھر واپس آ گیا۔ تقریروں کے الفاظ رات بھر میرے کانوں میں گونجتے رہے۔ میں صبح کو سائیکل پر چک ۵ گیا۔ جہاں ماسٹر اپنی چھٹیاں گذارنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ میں ان کے سکول واپس آنے تک چک میں رہا۔ گاؤں کے چوک میں ایک دوکان پر میں نے سگریٹ پیا۔ جب میں باہر آیا۔ تو ماسٹر سکول میں موجود نہیں تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ماسٹر مرزائی ہے۔ اور میں اسی ارادے سے آیا تھا۔ میں نے چک میں ایک سید سے پوچھا کہ آیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کوئی کافر ہمارے بچوں کو پڑھاتا تھا؟ اور اسے کیا حق ہے۔ کہ وہ ہمارے چک میں رہے۔ اسے زمین الاٹ کی جائے اور وہ ہمارے بچوں کو پڑھائے۔ بعد ازاں میں نے ایک لڑکے سے پوچھا۔ کہ ماسٹر کہاں گیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ چک نمبر ۲ سہ کلاں میں گیا ہے۔ میں نے پوچھا سائیکل پر یا پیدل۔ اس نے بتایا کہ سائیکل پر۔ اس وقت میرے پاس ایک چاقو تھا۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ اور کوئی دو میل دور جا کر میں اس کے ساتھ مل گیا۔ وہاں میں اپنی سائیکل سے اتر پڑا۔ اور اس کی سائیکل کو دھکا دے کر اسے گرا دیا۔ اور اس پر چاقو کا ایک وار کیا۔ وہ دوڑتا ہوا چھوٹی نہر کے پانی میں کود پڑا۔ میں نے چاقو کے کئی اور وار اس پر پانی کے اندر بھی کئے۔ جب میں اسے مار رہا تھا۔ کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے انہوں نے مجھے روکا۔ لیکن میں نے ان سے کہا کہ انہیں مجھے نہیں روکنا چاہیئے۔ کیونکہ میں ایک کافر کو ہلاک کر رہا ہوں۔ پھر ایک اور آدمی مجھے ملا۔ اس نے مجھ سے پوچھ گچھ شروع کی اور میں نے اسے بتایا کہ میں نے ایک کافر کو قتل کر دیا ہے۔ اور پھر میں اوکاڑہ چلا گیا۔

سیشن جج نے ملزم کو عمر قید کی سزا دی اور جب مقدمہ اپیل کے لئے ہائی کورٹ میں آیا تو مرحوم کی بیوہ کی طرف سے سزا میں اضافہ کی درخواست بھی گذاری گئی۔ سزا کے حکم کے سوال پر بحث کرتے ہوئے عدالت کی بنچ نے جس کا ایک رکن ہم میں سے بھی تھا۔ چند شہادات درج کئے تھے۔ جو اس موقع سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اسلئے انہیں یہاں دہرانا ضروری ہے۔ بنچ نے کہا تھا کہ:-

"اس مقدمہ میں سزا کا مسئلہ ایک حقیقی دشواری کا حامل ہے اور کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ہم نے کئی روز تک بڑی توجہ سے اس امر پر غور کیا ہے۔ کہ کیا اس نوجوان کو جس سے اس مقدمہ میں ایک بالکل بے گناہ شخص کو پہلے سے سوچے سمجھے ارادہ کے تحت قتل کرنے کا جرم سرزد ہو چکا ہے زندہ رہنا چاہیئے یا مرنا چاہیئے۔" (جاری)

بقیہ صفحہ (۳)

اور اسے بھارت کی جانب سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا دیا تھا۔ تبت پر قبضے کے بعد انہوں نے بھارتی سرحدوں تک فوجی نوعیت کی سڑکیں تعمیر کرنی شروع کر دیں۔ نیز ایسے علاقوں میں ہوائی اڈے قائم کئے گئے کہ جہاں سے نئی دہلی اور دریائے گنگا کے میدانی علاقے پر آسانی سے بمباری کی جا سکتی تھی پھر کمیونسٹ چین کی طرف سے تبت کے سرحدی علاقوں کے ایسے نقشے بھی شائع ہوئے جن میں بھارت کے بعض اضلاع کو کمیونسٹ چین کی حدود میں شامل دکھایا گیا تھا۔ اس کے جواب میں اگرچہ بھارت نے بھی سرحد کے ساتھ ساتھ فوجی اڈوں کی تعمیر شروع کر دی۔ لیکن ساتھ ہی مذاکرات کی طرح بھی ڈال دی گئی۔ چنانچہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۳ء کو بھارتی نمائندے پیکنگ جا وارد ہوئے۔ اب چار ماہ کی مسلسل گفت و شنید کے بعد مذکورہ تجارتی معاہدہ معرض وجود میں آیا ہے۔ جس کے متعدد سیاسی اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ بھارت نے عملاً تبت پر کمیونسٹ چین کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے۔ جس کا پہلے کبھی کوئی اظہار سننے میں نہیں آیا تھا۔

ٹریژری بلوں کی فروخت

لاہور ۱۵ مئی۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف پاکستان کے سہ ماہی ٹریژری بلز جو اب تک صرف منگل سے جمعہ تک فروخت ہوتے تھے۔ آئندہ سے اعلان کردہ سابقہ

خدا تعالےٰ کے کہنے میں بڑی برکات ہیں

ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ جس وقت بھی اللہ جلشانہ کا اسم مبارک اس کی زبان پر آئے۔ تو وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کہے

دستور ساز اسمبلی کے مسلم ممبران کو چاہیئے کہ وہ ایسا قانون پاس کروائیں کہ ہر شخص اپنی تقریر و تحریر میں جب بھی اللہ جلشانہ کا ذکر کرے۔ تو اللہ یا خدا کے ساتھ تعالےٰ کا لفظ ضرور استعمال کرے۔

جس کو خدا تعالےٰ کی محبت مل جائے وہ دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور نہ دنیا میں کسی کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔

میاں سراج الدین وائی۔ ایم سی۔ اے بلڈنگ لاہور